

2912 - وہ کون سے 1740#&؛ 1740#&؛ 1740#&؛ اور 1740#&؛ سائے 1740#&؛ ہ 1740#&؛ ن جو کہ جنت
م 1740#&؛ ن داخل ہوں گے؟

سوال

اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

بیشک وہ لوگ جو مومن ہوں اور وہ لوگ جو کہ یہودی ہیں اور عیسائی ہیں اور بے دین صابی ہیں جو بھی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

اور اس فرمان کے درمیان جمع کیسے ممکن ہے ؟

یہودیوں اور عیسائیوں میں سے جو بھی ایمان نہیں لائے گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

سوال میں جو آیت آپ نے ذکر کی ہے کتاب اللہ میں یہ آیت دو متشابہ جگہ پر موجود ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

بیشک وہ لوگ جو مومن ہوں اور وہ لوگ جو کہ یہودی ہیں اور عیسائی ہیں اور بے دین صابی ہیں جو بھی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے - البقرة - / (62)

اور دوسری یہ ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو یہودی اور بے دین اور عیسائی ہیں جو بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور عمل صالحہ کرے تو اس پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوگا - المائدة - / (69)

ان دونوں آیتوں کی صحیح مراد کو سمجھنے کے لئے ہمیں علماء تفسیر کی طرف ضروری رجوع کرنا پڑے گا ۔

اما کبیراسما عیل بن کثیر رحمہ اللہ نے سورۃ بقرۃ کی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

(اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف متنبہ کیا ہے کہ پہلی امتوں میں سے جس نے بھی اچھائی اور اطاعت کی اس کے لئے اچھی جزا اور بدلہ ہے اور یہ معاملہ اسی طرح قیامت تک کے لئے ہے کہ جس نے بھی امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور اطاعت کی تو اسے سعادت ابدی نصیب ہوگی اور انہیں آنے والی اشیاء پر کسی قسم کا خوف اور ڈر نہیں ہوگا اور انہوں نے جو کچھ اپنے پیچھے چھوڑا ہے انہیں اس پر کسی قسم کا غم نہیں ہوگا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے :)

بات یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر کسی قسم کا خوف اور ڈر نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے

اور جس طرح کہ مومن کی موت کے وقت فرشتے اسے کہتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے :

بیشک جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اسی پر قائم رہے ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے نازل ہوتے ہیں کہ خوف اور غم نہ کرو اور اس جنت کی بشارت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

لہذا یہودیوں کا ایمان یہ ہے کہ جس نے تورات اور موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کے بعد بھی جو موسیٰ علیہ السلام کی سنت اور تورات پر عمل کرتا رہا اور اسے چھوڑ کر عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی اور اتباع نہ کی تو وہ ہلاک ہو گیا ۔

اور عیسائیوں کا ایمان یہ ہے کہ ان میں سے جس نے بھی انجیل اور عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کیا تو وہ مومن ہے اور اس کا ایمان قابل قبول ہو گا حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی نہ کرے اور عیسیٰ علیہ السلام کی سنت اور انجیل پر عمل کرنا بھی نہ چھوڑے تو وہ تباہ و برباد ہو گیا ۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی سے بھی کوئی طریقہ یا عمل اس وقت تک قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ان کی شریعت کے موافق نہ ہو لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جس نے بھی اپنے نبی کی اس کے دور اور زمانے میں اتباع کی وہ ہدایت پر اور سیدھے راہ اور نجات یافتہ ہے

تو یہودی موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار ہیں جو کہ اپنے زمانے میں تورات پر عمل کرتے رہے تو جب عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی تو بنی اسرائیل پر یہ واجب ٹھہرا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع اور فرمانبرداری کریں عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر عمل کرنے والے اور ان کے صحابی عیسائی ہیں ۔

جب اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور مطلقاً بنی آدم کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمایا تو ان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بتایا اس کی تصدیق اور جس کا حکم دیا اس کی اطاعت کرنا اور جس چیز سے روکا اور منع کیا اس سے رکتنا واجب ہے جس نے یہ کام کیا وہ ہی پکاسچا اور صحیح مومن ہوا ۔

اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی زیادتی اور پختہ یقین کی بنا پر مومنین کا نام دیا گیا ہے اور اس لئے بھی کہ وہ پہلے سب انبیاء اور آئے والے غیبوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔

پھر اسکے بعد سورۃ مائدہ کی آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

اور مقصود یہ ہے کہ ہر فرقہ جو کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن جو کہ یوم میعاد اور جزا و سزا کا دن ہے پر ایمان لایا اور اعمال صالحہ کیے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ پھر جب شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تو اس کے بعد یہ سب اعمال شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق نہ ہوں بلکہ صاحب شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں سب جہانوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیا گیا ہے ان کی شریعت کی موافقت ضروری ہے جو یہ کام کرے گا اس پر آنے والی اشیاء پر کوئی خوف اور جوانہوں نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اس پر کوئی کسی قسم کا غم نہیں ہوگا ۔

واللہ اعلم .